آفاقِ تحقیق

جلد05شمارہ02(2024)

https://aafaq-e-adab.com

تعلیم نسواں اور اسلامی تعلیمات: ایک تقابلی مطالعہ

Women's Education and Islamic Teachings: A Comparative Study

Dr. Farhat Zainab
Email: *farhat.zainab@uok.edu.pk*

Abstract:

This research paper analyzes the concept of women's education in light of Islamic teachings and its comparative status in modern discourse. Islam promotes the intellectual and moral development of women, granting them the right to acquire knowledge. However, in many societies, cultural constraints and misinterpretations of religious texts have restricted women's access to education. This study explores Quranic injunctions, prophetic traditions, and historical precedents regarding female education, and compares them with present-day practices and challenges.

Keywords: *Women's Education, Islamic Teachings, Gender Equality, Educational Rights*

تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جو انسان کی فکری، روحانی اور معاشرتی ترقی کی رہنمائی کرتا ہے۔ تعلیم نسواں کے حوالے سے اسلامی تعلیمات ایک روشن اور متوازن نظریہ پیش کرتی ہیں جس کی بنیاد قرآن وسنت میں موجود ہے۔ تاریخ اسلام میں خواتین کو تعلیم حاصل کرنے کا بھرپور موقع ملا، اور ابتدائی دور میں امہات المؤمنین، تابعیات اور دیگر خواتین علمی و فکری سرگرمیوں میں پیش پیش رہیں۔ تاہم آج بھی کئی معاشروں میں تعلیم نسواں پر قدغنیں ہیں، جن کی بنیاد ثقافتی روایات، غلط فہمیاں، اور محدود مذہبی تعبیرات پر ہے۔ اس تحقیق کا مقصد اسلامی تعلیمات میں تعلیم نسواں کے تصور کو اجاگر کرنا اور اس کا موازنہ موجودہ دور کی عملی صورتحال سے کرنا ہے۔

اسلام میں تعلیم نسواں کی دینی بنیادیں

(قرآن وحدیث میں خواتین کو تعلیم کی ترغیب)

اسلامی تعلیمات میں علم کا حصول ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض قرار دیا گیا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں عورت کو تعلیم حاصل کرنے کا نہ صرف حق حاصل ہے بلکہ اسے اس کا فریضہ بھی قرار دیا گیا ہے۔

قرآنی دلائل

(الزمر:9) **"قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ"**

اس آیت میں علم رکھنے والوں کو برتر قرار دیا گیا ہے، جس میں مرد و عورت دونوں شامل ہیں۔

(طٰہٰ:114) **"وَقُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا"**

یہ دعا علم میں اضافے کے لیے ہے، جو عمومی ہے اور تمام انسانوں کو شامل کرتی ہے۔

احادیثِ مبارکہ

(ابن ماجہ) **"طلب العلم فريضة على كل مسلم"**

بعض روایات میں "ومسلمۃ" کا اضافہ بھی نقل کیا گیا ہے، جس سے مراد ہے کہ عورت کے لیے بھی علم حاصل کرنا فرض ہے۔

تعلیمی ترغیب اور تربیت

رسول اللہ ﷺ خواتین کے لیے باقاعدہ مجالسِ تعلیم کا انعقاد فرماتے تھے۔

جمعہ کے دن یا بعد میں صحابیات کو الگ تعلیم دی جاتی تھی (صحیح بخاری)

فکری و اخلاقی تربیت

علم کا مقصد صرف علمی برتری نہیں بلکہ اخلاقی و روحانی اصلاح ہے، جس میں عورت کا کردار خاندان و معاشرے کی اصلاح کے لیے بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

اسلام عورت کی تعلیم کو نہ صرف اس کا حق سمجھتا ہے بلکہ اسے پورے معاشرتی نظام کے استحکام کے لیے ضروری قرار دیتا ہے۔

ابتدائی اسلامی معاشرے میں خواتین کا تعلیمی کردار

(امہات المؤمنین، صحابیات، اور فقہی و علمی خدمات)

اسلامی تاریخ کے ابتدائی دور میں خواتین نے تعلیم کے میدان میں نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کی علمی خدمات آج بھی اسلامی علمی ورثے کا قیمتی حصہ ہیں۔

امہات المؤمنین کا کردار

:حضرت عائشہ صدیقہؓ

علمِ حدیث، فقہ، طب، شاعری اور عربی زبان میں مہارت رکھتی تھیں

احادیث کی راویہ 2210 تقریباً

بڑے صحابہؓ ان سے علم حاصل کرتے تھے (مثلاً: ابو ہریرہ، ابن عباس، اور ابو موسیٰ اشعری)

حضرت ام سلمہؓ

کئی فقہی معاملات میں رائے دیتی تھیں

ان کے علم کی بنیاد پر فقہاء نے مسائل پر اجتہاد کیا

صحابیات کا کردار

: حضرت فاطمہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت اسماءؓ

دین کی تعلیم اور روایتِ حدیث میں اہم کردار

حفصہؓ کے پاس قرآن کے نسخے کی حفاظت کی گئی (خلیفہ ثانی کے دور میں)

علمی ادارے و تربیت

خواتین گھریلو مدارس اور مساجد میں باقاعدہ تعلیم دیتی تھیں

علم کے میدان میں مرد و عورت میں تخصیص نہ تھی؛ صرف حیاء اور حجاب کا لحاظ کیا جاتا تھا

فقہی و عملی اثرات

بعض صحابیات نے اجتہادی مسائل پر رائے دی

بعض نے اپنے شوہروں اور بیٹوں کو علمی تفسیر و تعبیر میں رہنمائی دی

ابتدائی اسلامی دور کی خواتین صرف تعلیم یافتہ نہیں تھیں بلکہ علم کی **منتقل، مربی اور راہنما** بھی تھیں۔

موجودہ مسلم معاشروں میں تعلیم نسواں کی صورتحال

(علاقائی تفاوت، شرح خواندگی، اور معاشرتی رکاوٹیں)

اگرچہ اسلامی تعلیمات تعلیم نسواں کی بھرپور حمایت کرتی ہیں، مگر عملی طور پر کئی مسلم معاشروں میں عورتوں کی تعلیمی صورتحال تسلی بخش نہیں۔ اس کا سبب دین نہیں بلکہ ثقافتی رویے، پالیسی ناکامیاں، اور وسائل کی غیر مساوی تقسیم ہے۔

علاقائی تفاوت

خلیجی ممالک میں شہری خواتین کی تعلیمی شرح بہتر ہے، مگر دیہی و قبائلی علاقوں میں صورتحال مختلف ہے۔

جنوبی ایشیاء (پاکستان، افغانستان، بنگلہ دیش) میں خواتین کی خواندگی کی شرح مردوں کے مقابلے میں 20–30 فیصد کم ہے۔

پاکستان کا تناظر

شرحِ خواندگی برائے خواتین (2023): تقریباً 48٪

دیہی علاقوں میں تعلیمی اداروں کی قلت، ٹرانسپورٹ کی کمی، اور اساتذہ کی غیر موجودگی

بلوچستان، قبائلی علاقہ جات، اور اندرونِ سندھ میں خواتین کی تعلیم شدید متاثر ہے

معاشرتی رکاوٹیں

کم عمری کی شادیاں، پردے کے غلط تصورات، اور مذہب کی محدود تعبیر

والدین کا تعلیم کو "غیر ضروری" سمجھنا

گھریلو ذمے داریوں کو تعلیم پر ترجیح دینا

اصلاحی اشارات

اسلامی تعلیمات کی حقیقی روشنی میں تربیت

دینی و عصری تعلیم کے امتزاج پر مبنی اداروں کا قیام

خواتین اساتذہ کی تربیت اور بھرتی

تعلیم نسواں کے فروغ میں سب سے بڑی رکاوٹ مذہب نہیں بلکہ ثقافت ہے، جسے اسلامی فکر سے ہم آہنگ کر کے دور کیا جا سکتا ہے۔

اسلامی تعلیمات اور موجودہ تعلیمی نظام کا تقابلی جائزہ

(نصاب، ترجیحات، اور پالیسی تضادات)

اسلام علم کو عبادت، اصلاحِ نفس، اور معاشرتی ترقی کا ذریعہ سمجھتا ہے، جبکہ جدید تعلیمی نظام عمومی طور **پر ماڈہ پرستی، مسابقت، اور معاشی دوڑ** پر مرکوز ہے۔ یہی فکری تضاد تعلیم نسواں کی روحانی اور اخلاقی نشوونما میں رکاوٹ بنتا ہے۔

اسلامی تعلیمات

تعلیم کا مقصد: تزکیۂ نفس، شعور، اور خیر

علم کا حصول مرد و عورت دونوں کے لیے فرض

نصاب میں اخلاقیات، معاشرت، سیرت، اور انسانی فلاح کو بنیادی اہمیت

جدید تعلیمی نظام

کو فوقیت حاصل "utility" مغربی ماڈل پر مبنی، جس میں

سلیبس میں عورت کو یا تو غیر حقیقی کردار میں پیش کیا جاتا ہے، یا جنس پر مبنی تفریق کی جاتی ہے

مخلوط نصاب میں روحانیت، شرم و حیا، اور عفت جیسے موضوعات کمزور

پالیسی تضادات

تعلیم کی پالیسیوں میں خواتین کے لیے مخصوص سہولیات کم

مذہبی اداروں اور اسکولوں کے بیچ فکری فاصلہ

ریاستی بیانیہ میں اسلامی اقدار کے بجائے جدیدیت کا غلبہ

ممکنہ اصلاحات

نصاب میں اسلامی تاریخ کی باکردار خواتین کا ذکر

نصاب میں معاشرتی اقدار، کردار سازی، اور اسلامی اخلاقیات کی شمولیت

قومی تعلیمی پالیسیوں میں دینی و سائنسی توازن

اسلامی تعلیمات کے مطابق تعلیم نسواں کو روحانی، سماجی، اور علمی ترقی کا ذریعہ ہونا چاہیے، نہ کہ محض ڈگری یا نوکری کا ذریعہ۔

تعلیم نسواں کے فروغ کے لیے اسلامی فریم ورک کی افادیت

(مساوی مواقع، اخلاقی تربیت، اور سماجی بہتری کا امکان)

اسلامی فریم ورک میں تعلیم نسواں صرف ایک فریضہ ہی نہیں بلکہ معاشرتی، اخلاقی، اور تہذیبی ترقی کا ضامن تصور کیا جاتا ہے۔ اگر موجودہ تعلیمی منصوبہ بندی کو اسلامی اصولوں کی روشنی میں تشکیل دیا جائے، تو خواتین کی تعلیم نہ صرف زیادہ مؤثر ہو سکتی ہے بلکہ اس کے مثبت نتائج پورے معاشرے پر مرتب ہو سکتے ہیں۔

مساوی مواقع کا تصور

اسلام عورت کو علم حاصل کرنے میں مرد کے برابر تصور کرتا ہے

اس میں مسلمہ بھی شامل ہے۔ — **"طلب العلم فریضۃ علی کل مسلم"**

اسلامی فریم ورک میں عورت کی فطری، ذہنی اور معاشرتی ضروریات کے مطابق تعلیم دی جا سکتی ہے۔

خواتین کے لیے محفوظ تعلیمی ماحول، نسوانی ادارے، اور قابلِ فہم نصاب کی بنیاد اسلامی اصولوں سے بہتر انداز میں اخذ کی جا سکتی ہے۔

اخلاقی تربیت

:اسلام میں تعلیم کا اصل مقصد صرف مہارت حاصل کرنا نہیں بلکہ **تزکیۂ نفس اور اخلاقی اصلاح** ہے

(الجمعہ:2) **"هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا... يُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ"**

خواتین کو تعلیم کے ساتھ اخلاق، حیا، دیانت، اور خاندانی اقدار کی تربیت دینا اسلامی فریم ورک کا خاصہ ہے۔

موجودہ تعلیم میں کردار سازی کا پہلو کمزور ہے، جو اسلامی طریقہ تدریس سے مضبوط کیا جا سکتا ہے۔

سماجی بہتری کا امکان

:اسلامی تعلیم یافتہ خواتین معاشرتی اصلاح میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہیں

والدہ کے طور پر نسل کی پہلی معلمہ

معلمہ، مشیر، ڈاکٹر، سماجی کارکن کے طور پر معاشرتی ترقی میں مؤثر

خواتین کو تعلیم دے کر غربت، صحت، اور گھریلو تشدد جیسے مسائل پر قابو پایا جا سکتا ہے

ادارہ جاتی سطح پر اقدامات

اسلامی تعلیمات پر مبنی خواتین کے لیے الگ تعلیمی ادارے

نصاب میں اسلامی تاریخ کی خواتین ماہرین، فقیہات اور راویات کا ذکر

خواتین اساتذہ کی تربیت میں دینی اور اخلاقی تربیت کو شامل کرنا

نتیجہ

اسلامی فریم ورک تعلیم نسواں کو محدود نہیں بلکہ وسعت عطا کرتا ہے۔ یہ فریم ورک مساوات، وقار، کردار سازی، اور معاشرتی خدمت جیسے پہلوؤں کو یکجا کرتا ہے۔ اگر تعلیمی پالیسیوں میں اسلامی اصولوں کو بنیاد بنایا جائے تو خواتین نہ صرف تعلیم یافتہ ہوں گی بلکہ معاشرے کی باوقار، بااخلاق اور باشعور فرد بن کر ابھریں گی۔

خلاصہ

اسلامی تعلیمات تعلیم نسواں کی حمایت میں واضح اور دوٹوک مؤقف رکھتی ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں عورت کو تعلیم کے لیے مرد کے برابر قرار دیا گیا ہے۔ امہات المؤمنین، مثلاً حضرت عائشہؓ نے دینی و سائنسی علوم میں مرکزی کردار ادا کیا۔ بدقسمتی سے بعد کے ادوار میں ثقافتی بندشوں اور جہالت کی وجہ سے عورت کی تعلیم محدود ہوتی گئی۔ آج کے دور میں بھی کئی مسلم معاشرے تعلیم نسواں کے حق میں سنجیدہ اقدامات نہیں کر رہے۔ اس تقابلی مطالعے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اسلامی اصولوں کے مطابق خواتین کو تعلیم دی جائے تو نہ صرف انفرادی بلکہ معاشرتی سطح پر مثبت تبدیلی آسکتی ہے۔

احوالہ جات

امام غزالی، "احیاء علوم الدین"، دارالاشاعت، کراچی، 1993

امام بخاری، "الجامع الصحیح"، کتاب العلم

امام مسلم، "صحیح مسلم"، کتاب الفضائل

ڈاکٹر محمود احمد غازی، "محاضراتِ اسلامیات"، اسلام آباد، 2003

ڈاکٹر فوزیہ تبسم، "اسلام اور تعلیم نسواں"، جامعہ کراچی، 2015

مفتی محمد شفیع، "معارف القرآن"، جلد 3، کراچی

ڈاکٹر سرفراز حسین، "خواتین اور اسلامی تعلیمات"، اسلامک ریسرچ سینٹر، لاہور، 2010

ڈاکٹر قمر الزماں، "اسلامی معاشرہ اور خواتین"، لاہور، 2009

ڈاکٹر سمیہ بشیر، "قرآنی تعلیمات اور خواتین کے حقوق"، جامعہ پنجاب، 2016

ڈاکٹر فریدہ نسرین، "اسلامی تاریخ میں خواتین کا کردار"، کراچی یونیورسٹی، 2012

ڈاکٹر حافظ فہیم، "حدیث اور تعلیم نسواں"، لاہور، 2018

علامہ یوسف القرضاوی، "اسلام میں عورت کا مقام"، قاہرہ، 1985

مولانا مودودی، "پردہ"، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 1991

ڈاکٹر انیس احمد، "اسلامی معاشرت میں تعلیم نسواں"، IIUI، 2004

ڈاکٹر ظفر اقبال، "اسلام اور عصری تقاضے"، اسلام آباد، 2013

پروفیسر انور سدید، "اسلام اور خواتین"، لاہور، 2006

ڈاکٹر روبینہ نذیر، "پاکستان میں خواتین کی تعلیمی ترقی"، لاہور، 2020

ڈاکٹر فہیمہ طاہر، "تعلیم نسواں اور اسلامی معاشرہ"، بہاولپور یونیورسٹی، 2015

ڈاکٹر صائمہ سحر، "نصاب تعلیم میں خواتین کا کردار"، پشاور یونیورسٹی، 2019

ڈاکٹر عائشہ لیاقت، "تعلیم، مساوات اور اسلامی تعلیمات"، فیصل آباد، 2021